منگل
13- جون 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 130 منگل - 14 محرم - 1416ھ ' 13 احسان 1374ہش ' 13 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑ دو

جو بات طاقت سے باہر ہے وہ تو خدا معاف کر دے گا مگر جو طاقت کے اندر ہے اس سے مواخذہ ہو گا جب انسان نیک بنتا ہے تو اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے خدا کی رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں۔ سچا (صاحب ایمان) ولی کہلاتا ہے اور اس کی برکت اس کے گھر اور اس کے شہر میں ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے وہ نجاست کھاتا ہے۔ اگر انسان بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑ دے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلہ اسے دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا فنا کا مقام ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام پر دلدادہ نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر کرے جو ابدی ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم نہیں کرتا اور اس پر نہیں چلتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ جیسے ہزاروں لاکھوں کیڑے مر جاتے ہیں۔ یہ بھی مرجاتا ہے اور اس کا کوئی خیال نہیں ہوتا' لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتا ہے اور دعاؤں سے کام لیتا ہے اور تھکتا نہیں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس پر اپنی راہ کے دروازے کھول دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۴۰)

دیکھو دس روپیہ کا مقدمہ بھی ہو تو انسان اپنی عقل پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ دوسروں سے مشورہ لیتا ہے اور ان پر بھروسہ کرتا ہے۔ پھر وکیل تلاش کرتا ہے وکیل بھی اعلیٰ درجہ کا۔ پھر حکام رس لوگوں کی تلاش کرتا اور ان کی خوشامد کرتا اور جائز و ناجائز وسائل کے استعمال سے بھی نہیں چوکتا۔ جب ایک تھوڑی سی متاع کے لئے وہ اس قدر جدوجہد اور کوشش کرتا ہے۔ پھر اسے شرم کرنی چاہئے کہ دین کے لئے اس کا دسواں حصہ بھی سعی نہیں کرتا اور چاہتا ہے کہ اسرار دین اس پر کھل جاویں۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۶۴۱)

ذکر الٰہی کے نتیجہ میں انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک ایسا شخص جو خدا کو ہر وقت اپنے سامنے دیکھ رہا ہو اسے غلطی کی جرات ہی نہیں ہو سکتی۔ جو ہر وقت سامنے دیکھے کوئی نگران میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے اسے کیسے توفیق مل سکتی ہے یا جرات ہو سکتی ہے کہ وہ اس کی نافرمانی کرے جس کو مقتدر ہستی سمجھتا ہے سب سے غالب اور پکڑ میں سب سے سخت بھی سمجھتا ہے۔ تو خدا سے غیبوبیت ہے جو گناہ کرواتی ہے اور (صاحب ایمان) بھی ہر حال میں ہر وقت خدا کے سامنے نہیں رہتا یعنی خدا کے سامنے تو رہتا ہے لیکن اپنی دانست میں خدا کے سامنے نہیں رہتا۔ اس لئے گناہ غیبوبیت کا نام ہے۔ دراصل خدا سے دوری کا نام ہی گناہ ہے۔ وہ دوری عارضی ہو تو عارضی گناہ ہے۔ وہ دوری مستقل بن جائے تو ہمیشہ کا گناہ ہے ساری زندگی گناہ بن جاتی ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) کی جو نظم ہم اکثر سنتے ہیں "سبحان من یرانی" اس میں یہی مضمون ہے۔ ہر نعمت کے ذکر کے بعد یہ فرمایا ہے وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو مجھے دیکھ رہا ہے۔ پس اس نظم کو پڑھیں اور بار بار پڑھ کے دیکھیں پھر اس فقرے کی سمجھ آئے گی کہ:

"دوسرے یہ بات حال والی ہے قال والی نہیں" میں جو کہہ رہا ہوں میں اس حالت سے گذر رہا ہوں کہ ہر وقت میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے جلال کے سامنے میں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ میری مجال کیا ہے کہ میں کوئی گناہ کروں۔

پس اس حال کے مطابق میں تمہیں کہہ رہا

باقی صفحہ ۷ پر

نکاح

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت اطلاع دیتے ہیں۔

عزیز مکرم ملک محمود احمد صاحب طارق ابن برادرم ملک منیر احمد صاحب طاہر آف راولپنڈی کے نکاح کا اعلان مکرم مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے بعوض تیس ہزار روپے حق مہر ہمراہ عزیزی امتہ التین صاحبہ بنت مکرم میاں رفیق احمد صاحب انجینئر واقف زندگی دفتر جلسہ سالانہ ربوہ بروز جمعہ مورخہ دو جون ۹۵ء کو بیت الحمد راولپنڈی میں کیا۔ عزیزم مکرم محمود احمد صاحب طارق مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغل پورہ لاہور کے پوتے اور عزیزی امتہ التین صاحبہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی پوتی ہے۔

اسی طرح خاکسار کی دو بھتیجیوں عزیزی منورہ منیر صاحبہ اور عزیزی شازیہ مبارکہ صاحبہ بنات برادرم ملک منیر احمد صاحب طاہر کے نکاحوں کا اعلان ہمراہ بالترتیب عزیزان مقصود احمد صاحب و طاہر احمد صاحب ابناء مکرم عبدالرحیم صاحب انیس آف جرمنی بعوض ایک ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر اسی دن بیت الحمد راولپنڈی میں مکرم مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتے جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ گگو منڈی ضلع وہاڑی مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۹۵ء کافی عرصہ علیل رہنے کے بعد نیشنل ہسپتال فیصل آباد میں بعمر ۷۳ سال وفات پاگئے۔

موصوف کی میت ربوہ لائی گئی اگلے روز بعد جمعہ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے ان کا جنازہ بیت اقصیٰ میں پڑھایا اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد صدیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری نے دعا کروائی۔ محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب حضرت حکیم اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

13- احسان 1374 ھش — 13 - جون 1995ء

ہر کام - عبادت بن سکتا ہے

انسان خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے عبادت کو اتنے وسیع معنے عطا کر دئے ہیں کہ انسان چاہے تو اس کا ہر کام عبادت بن سکتا ہے۔ اور اس طرح وہ حقیقی عبادت گذار بن کر اپنے مقصد حیات کو آسانی سے حاصل کر سکتا ہے۔ اگر عبادت کو مشکل باتوں کے ساتھ منسلک کر دیا جاتا۔ تو یقیناً انسانوں کی اکثریت اس مقصد کو کبھی حاصل نہ کر سکتی بعض لوگ معاشرے کو چھوڑ کر جنگلوں اور پہاڑوں میں چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگ بہتے پانی میں کھڑے ہو کر ایک ہاتھ اوپر اٹھار کھتے ہیں۔ بعض لوگ ہر اچھی چیز سے اس لئے پرہیز کرتے ہیں کہ اسے دنیاداری سمجھ کر ترک کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ساری باتیں مشکلات پیدا کرنے والی ہیں۔ اور یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ انسانیت کا ایک بہت چھوٹا سا حصہ ان پر عمل کر سکتا ہے گویا کہ اگر ایسی ہی باتوں کو عبادت کے زمرے میں رکھا جائے۔ تو انسانوں کی اکثریت بلکہ بہت بڑی اکثریت۔ عبادت کے مفہوم پر پوری نہ اترے گی اور اس مقصد سے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے دور رہے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انسان کو اپنے قریب ترلانے کے لئے اور مقصد حیات میں کامیاب بنانے کے لئے عبادت کے مفہوم کو وسعت عطا کر دی ہے۔ آپ کوئی سا بھی کام کریں اگر اس میں مد نظر خدا تعالیٰ کی رضا ہو تو وہ عبادت ہے۔ آپ ملازمت کریں۔ آپ تجارت کریں۔ آپ سیر و سیاحت کریں۔ آپ کچھ بھی کریں۔ اگر مد نظر یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے تو یقیناً اسے عبادت کہا جائے گا۔

بعض بزرگوں نے یہاں تک کہا ہے کہ وہ اس وقت تک کوئی خاص لباس نہیں پہنتے جب تک خدا تعالیٰ نہ کہے۔ کھانا نہیں کھاتے جب تک خدا تعالیٰ نہ کہے۔ آرام نہیں کرتے جب تک خدا تعالیٰ نہ کہے۔ اگرچہ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہر بات کے لئے اللہ تعالیٰ انہیں الہاماً کہتا ہے کہ یہ کرو اور وہ کرو۔ لیکن وہ یہ ساری باتیں اس طرح کرتے ہیں کہ ان کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے اور ہر وہ بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو پیش نظر رکھ کر کی جائے اس کے متعلق یہ کہنا نامناسب نہ ہو گا کہ وہ خدا تعالیٰ ہی کے حکم سے کی گئی ہے۔ پس اگر انسان اپنے ہر کام کو اور اپنی ہر بات کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضاء سے منسلک کر دے تو یقیناً اسے عبادت کہا جا سکتا ہے۔

ہم ہر بات کے لئے کوئی نہ کوئی تدبیر کرتے ہیں۔ ہمارے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ فلاں عمل کرنے کے لئے ہمیں یہ کچھ کرنا چاہئے یا فلاں نتیجہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس طرح کام کرنا چاہئے۔ اسی کا نام تدبیر ہے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے۔ اس کو حقیر مت سمجھو۔"

ہر اشارہ آپ کا ارشاد ہے
اپنے ایماں کی یہی بنیاد ہے
مسکرا کر دیکھ لیتے ہیں مجھے
حوصلہ افزائی ہے یہ داد ہے

ابو الاقبال

زندگی کی آن

"جان ہے تو جہان ہے پیارے"
باقی سب داستان ہے پیارے

ہر نیا روز عمر کا اپنی!
اک نیا امتحان ہے پیارے

"تندرستی ہزار نعمت ہے"
کتنا سچا بیان ہے پیارے

مال ہے آنی جانی چیز فقط
عارضی اس کی شان ہے پیارے

ساتھ دیتا ہے یہ اسی دم تک
جب تلک جاں میں جان ہے پیارے

مال بیشک ہے ایک جزوِ حیات
زندگی کی یہ آن ہے پیارے

اس کی خاطر بھلانا حق کو مگر
کافری کا نشان ہے پیارے

کیا کہوں اپنی بیکسی کا حال
یہ عجب داستان ہے پیارے

جیسے گزرے گی کاٹ ہی لونگا
زندگی ایک آن ہے پیارے

میرا مولیٰ مدد کرے گا مری
سب کا وہ پاسبان ہے پیارے

ہاں یہ سچ ہے کہ زندگی یہ مری
اک کڑا امتحان ہے پیارے

راضی ہو جائے مجھ سے میرا خدا
یہی وردِ زبان ہے پیارے

محمد صدیق امرتسری

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عادت اللہ یہ ہے کہ جب ایک فعل یا عمل انسان سے صادر ہوتا ہے تو جو کچھ اس میں اثر مخفی یا کوئی خاصیت چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ضرور اس کو ظاہر کر دیتا ہے۔ مثلاً جس وقت ہم کسی کوٹھڑی کے چاروں طرف سے دروازے بند کر دیں گے تو یہ ہمارا فعل ہے جو ہم نے کیا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پر اثر یہ مترتب ہو گا کہ ہماری کوٹھڑی میں اندھیرا ہو جائے گا۔ اور اندھیرا کرنا خدا کا فعل ہے۔ جو قدیم سے اس کے قانون قدرت میں مندرج ہے۔ ایسا ہی جب ہم ایک وزن کافی تک زہر کھا لیں گے تو کچھ شک نہیں کہ یہ ہمارا فعل ہو گا۔ پھر بعد اس کے ہمیں مار دینا یہ خدا کا فعل ہے جو قدیم سے اس کے قانون قدرت میں مندرج ہے۔ غرض ہمارے فعل کے ساتھ ایک فعل خدا کا ضرور ہوتا ہے۔ جو ہمارے فعل کے بعد ظہور میں آتا۔ اور اس کا نتیجہ لازمی ہوتا ہے۔ سو یہ انتظام جیسا کہ ظاہر سے متعلق ہے ایسا ہی باطن سے بھی متعلق ہے۔ ہر ایک ہمارا نیک یا بد کام ضرور اپنے ساتھ ایک اثر رکھتا ہے۔ جو ہمارے فعل کے بعد ظہور میں آتا ہے۔ اور (کلام الہٰی) میں جو (اللہ نے انہوں کے دل پر مہر لگا دی) آیا ہے اس میں خدا کے مہر لگانے کے یہی معنے ہیں کہ جب انسان بدی کرتا ہے تو بدی کا نتیجہ اثر کے طور پر اس کے دل پر اور منہ پر خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے۔ اور یہی معنے اس کے ہیں (اور جب وہ ٹیڑھے ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دئے) یعنی جب کہ وہ حق سے پھر گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کے دل کو حق کی مناسبت سے دور ڈال دیا۔ اور آخر کو معاندانہ جوش کے اثروں سے ایک عجیب کایا پلٹ ان میں ظہور میں آئی۔ اور ایسے بگڑے کہ گویا وہ وہ نہ رہے اور رفتہ رفتہ نفسانی مخالفت کے زہر نے ان کے انوار فطرت کو دبالیا۔

سواس کا جواب یہ ہے کہ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ ایک مذہبی آدمی کے لئے تو یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ ایک شخص جو راست باز ہے۔ دھوکے باز نہیں۔ عقل مند ہے پاگل نہیں۔ قانع ہے لالچی نہیں۔ کسی غیر منطقی اور غیر عقلی عقیدہ کا قائل نہیں۔ اپنے ہوش و حواس میں یہ اعلان کرتا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ بات کہی ہے۔ ایک مذہبی آدمی تو ان حالات میں مجرد خدا تعالیٰ کا نام لے کر دعوے کرنے کو ہی مدعی کی سچائی کی دلیل سمجھتا ہے چنانچہ حضرت ابو بکر اور حضرت خدیجہ اور حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنھم اجمعین نے یہ مجرد دعویٰ سن کر کہ رسول کریم ﷺ نے ایسا فرمایا ہے آپ کے دعوے کو قبول کر لیا اور کوئی مزید دلیل طلب نہیں کی۔ اسی طرح اور کئی لوگوں نے اس دلیل سے فائدہ اٹھایا۔ ایک اعرابی سلیم الطبع آپ کا دعویٰ سن کر مدینے میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ فرمایئے کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ اس جواب کو سن کر وہ آپ پر ایمان لے آیا۔ پس مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا یا خدا تعالیٰ کے وعدہ کا ذکر کرے تو ایک مذہبی' آدمی کے لئے یہ دلیل ہی کافی ہوتی ہے اور اس کی فطرت اسے نہیں مان سکتی کہ مذکورہ بالا حالات میں کوئی شخص جھوٹا دعویٰ کرے گا یا غلط دعویٰ کرے گا اور یہ بات رسول کریم صلی اللہ ﷺ کو حاصل تھی۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

اگر کوئی سوال کرے کہ کیا فرشتوں اور قوانین کی قدرت خدا تعالیٰ کی قدرت سے کچھ علیحدہ قسم کی ہے۔ کہ اس کے ساتھ ملنے سے جمع کا لفظ بولا گیا ہے۔ وہ تو خدا تعالیٰ ہی سے طاقت حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے ملنے سے کوئی نئی طاقت تو پیدا نہیں ہوتی پھر جمع کا لفظ کیوں استعمال ہوا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک خدا تعالیٰ کے نقطہ نگاہ سے تو کوئی زائد طاقت پیدا نہیں ہوتی فرشتے اور قوانین قدرت بھی اس کے تابع ہیں اور وہ کوئی کام براہ راست نہیں کر سکتے۔ فرشتے بھی خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں اور قوانین قدرت بھی اسی نے بنائے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہی یہ قانون مقرر کیا ہے کہ پانی غرق کرتا ہے یا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ پانی کے مل جانے سے کوئی نئی طاقت پیدا نہیں ہوتی۔ یا اس نے آگ کے لئے یہ قانون بنایا ہے کہ وہ جلاتی ہے۔ یا کھانا پکاتی ہے۔ یہ بھی ایک قدرتی چیز ہے۔ خدا تعالیٰ کو اس سے کوئی زائد طاقت حاصل نہیں ہو جاتی۔ لیکن دنیا میں کئی قسم کے لوگ ہیں اور وہ سب (کلام الہٰی) کے مخاطب ہیں دنیا میں وہ لوگ بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں لیکن فرشتوں کو نہیں مانتے اور وہ بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں اور فرشتوں کو بھی مانتے ہیں لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کو خدا تعالیٰ کا رسول یا فرشتوں کا مؤید وجود نہیں مانتے۔ اور وہ بھی ہیں جو نہ خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں اور نہ فرشتوں کو۔ ہاں ایک قانون قدرت کو ضرور تسلیم کرتے ہیں۔ چونکہ بیان کردہ مضمون پر زیادہ زور دینا مقصود تھا اس لئے ان سب قسم کے لوگوں کی تسلی کا طریق اختیار کیا گیا۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولنا کوئی معمولی کام نہیں۔ عام شریف آدمی بھی ایسا نہیں کرتا۔ انہیں اس طرف توجہ دلادی کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کو گواہ رکھ کر اس کی طرف سے یہ دعویٰ کر رہے ہیں جو لوگ خدا تعالیٰ سے زیادہ اخلاقی دلائل کو تسلیم کرتے ہیں ان کو مد نظر رکھ کر فرشتوں کے وجود کو ساتھ شامل کر لیا۔ کہ نفس لوامہ اور ناطقہ محمد رسول اللہ ﷺ کے دعوے کی تصدیق کر رہا ہے۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ اور فرشتوں دونوں کے منکر ہیں۔ ان کے لئے قانون قدرت کو شامل کر لیا گیا۔ کہ قانون قدرت بھی اس کی تائید کر رہا ہے کہ یہ شخص بہت کچھ برکتیں پانے والا ہے۔ پس چونکہ تین گواہوں کو اس وعدہ کے پورا ہونے کی تائید میں پیش کیا گیا تھا۔ اس لئے بجائے انّی یعنی ضرور میں نے کے انا یعنی ضرور ہم نے کے الفاظ استعمال کئے۔ اس جگہ پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وعدہ نے تو کسی آئندہ وقت میں پورا ہونا تھا پھر ان تین گواہوں کے ذکر سے کون سا ایسا مضمون پیدا ہوتا تھا جو ایک منکر کو ایک حد تک امید دلاتا تھا کہ یہ وعدہ آئندہ ضرور پورا ہو گا۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بعض باتوں کی حکمت انسانی سمجھ میں نہیں آتی مگر بہر حال جب ان باتوں کے فوائد ظاہر ہوں تو انسان حکمت معلوم کرنے کے جنون میں فائدہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا ہی لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ تم نے کبھی کسی باپ کو نہیں دیکھا ہو گا جس کی اپنے بیٹے سے اس لئے محبت کم ہو گئی ہو کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کی تلی کہاں ہے۔ اور اس کا معدہ کہاں ہے اور اس کا جگر کہاں ہے۔ اور اس کے پھیپھڑے کہاں ہیں۔ ہزاروں لاکھوں زمیندار ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ انسان کا دل کہاں ہوتا ہے اور اس کا گردہ' جگر اور معدہ پھیپھڑے کہاں ہوتے ہیں۔ شائد تم میں سے کئی اپنے دل میں کہتے ہوں گے کہ یہ کون سی بڑی بات ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ دل کہاں ہوتا ہے اور جگر کہاں ہوتا ہے۔ اور تلی کہاں ہوتی ہے۔ اور معدہ کہاں ہوتا ہے مگر میں تمہیں بتاؤں۔ اگر تم کسی ڈاکٹر کے سامنے کہو کہ جگر یہاں ہوتا ہے اور معدہ یہاں۔ تو وہ فوراً تمہیں بتا دے گا کہ تم غلط سمجھتے ہو پھر ان لوگوں کو جانے دو جو جانتے ہی نہیں کہ معدہ' تلی' جگر گردہ' اور پھیپھڑے وغیرہ کہاں ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں ہمیں ان باتوں کا علم ہے میں نے دیکھا ہے ان میں سے دس میں سے نو ہمیشہ انتڑیوں کی جگہ کو معدہ سمجھتے ہیں۔ قولون کی جو بڑی انتڑی ہوتی ہے ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ ہمیشہ اسی کو معدہ سمجھتا ہے۔ اور دل میں یہ خیال کر کے خوش رہتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ڈاکٹری میں بھی جانتا ہوں۔ وہ ہمیشہ انتڑیوں کی جگہ کو معدہ سمجھتا ہے اور ہاتھ لگا کر کہتا ہے۔ میرے معدے میں درد ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ درد معدے میں نہیں بلکہ انتڑی میں ہوتا ہے۔ تو تعلیم یافتہ طبقہ کو بھی صحیح طور پر ان اعضاء کا علم نہیں ہوتا کجا یہ کہ غیر تعلیم یافتہ طبقہ کو ان باتوں کا علم ہو۔ مگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ کہ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ اس علم کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ کہہ دے کہ میں اس وقت تک اپنے بیٹے سے محبت نہیں کر سکتا جب تک اس کا پیٹ چاک کر کے یہ دیکھ نہ لوں کہ اس کا معدہ کہاں ہے۔ اور جگر کہاں ہے اور تلی کہاں ہے۔ اور پھیپھڑے کہاں ہیں پھر جب اپنے بیٹے کے متعلق انسان ایسی بحثوں میں نہیں پڑتا تو خدا تعالیٰ کی ذات سے متعلق وہ کیوں آپریشن کرنا چاہتا ہے۔ اور کیوں یہ خیال کرتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق میرا فلاں فلاں سوال حل نہ ہو جائے۔ اس وقت تک میرا دل اس سے محبت نہیں کر سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کے بے شمار احسانات انسانوں پر ثابت ہو جائیں اگر یہ واضح ہو جائے کہ انسان کو ہر لحہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کی ضرورت ہے اگر اس کے قرب کی راہیں انسان پر کھل جائیں۔ اگر عرفان اور محبت الہٰی کی ضرورت انسان پر واضح ہو جائے اگر یہ بات کھل جائے کہ ہر انسان اس بات کا محتاج ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے تو پھر انسان کو اس سے کیا کہ خدا تعالیٰ ازلی ابدی کیوں کر ہو گیا۔ وہ غیر محدود کس طرح ہو گیا۔ اس نے نیست سے ہست کس طرح کر دیا۔ تم ان باتوں کو چھوڑ دو کہ ان کا محبت الہٰی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ کسی انسان کی یہ طاقت ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے انتہا اندرونی اسرار کو معلوم کر سکے۔ تو ہر بات کی حکمت سمجھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ محبت کے لئے صرف اس قدر معرفت

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

تربیت اولاد - نفسیاتی پہلو

والدین کے لئے ایک اہم بات یہ ہے کہ بچوں کی تربیت کیسے کی جائے - پہلا سوال تو یہ ہے کہ کیا ہم ان کو جانتے ہیں - ان کو سمجھتے ہیں؟ ہم تو شاید اپنے آپ کو بھی نہیں جانتے کیونکہ ہم نے شاید ہی کبھی اپنے اندر جھانکا ہو - اپنی شخصیت پر غور کیا ہو - جب ہم اپنے آپ کو کسی نئی صورت حال سے دوچار پاتے ہیں تو عقدہ کھلتا ہے کہ ہم میں کتنی کمزوریاں ہیں یا کتنی صلاحیتیں ہیں - اپنی ہی شخصیت کا ایک نیا پہلو اجاگر ہوتا ہے - لیکن آج کا موضوع "ہم" نہیں بلکہ "بچہ" اور وہ بھی ہمارا بچہ ہے ہمیں اس کی تربیت کرنی ہے -

تربیت کا عمل شروع کرنے سے پہلے بچے کو سمجھنا ضروری ہے ماہرین نفسیات نے بچوں کی نشوونما - ان کی عادات و اطوار ان کے طور طریقوں پر بہت غور کیا ہے - ان ماہرین میں سے ایک ژالی پیاژے تھا جو سوئس تھا اور جس کی وفات ۱۹۸۰ء میں ہوئی یعنی وہ ماڈرن ماہرین نفسیات میں شامل ہے - اس نے ایک مدت تک چھوٹے بڑے بچوں کی حرکات کا جائزہ لیا اور پھر وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ بچوں کے سیکھنے کے عمل کے لحاظ سے چار دور ہیں - یعنی پیدائش سے دو سال تک - دوسرا دو سے سات سال تک تیسرا سات سے گیارہ سال تک اور چوتھا گیارہ سے پندرہ سال تک - ان ادوار کو مختلف نام دیئے گئے - اس نے ان ادوار کے متعلق بچوں کی خصوصی باتوں کا ذکر کیا - مگر چونکہ مجھے نفسیات نہیں پڑھانی نہ مجھے اسے جاننے کا دعویٰ ہے اسی لئے محض تربیت کے حوالہ سے چند باتیں عرض کروں گا جو شاید بڑی عام سی نظر آئیں مگر ان پہ غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ وہ اہم ہیں -

دو سال تک کی عمر کا بچہ اپنے اردگرد کی دنیا کا علم حواس خمسہ اور جسمانی حرکات کے ذریعہ حاصل کرتا ہے چیزوں کو دیکھتا ہے 'چکھتا ہے' چھوتا ہے' اور ان کے متعلق کچھ نہ کچھ جان جاتا ہے - اس دور میں بچے کو اپنی ذات کا شعور نہیں ہوتا - مگر وہ اپنے ماحول کا جائزہ لیتا ہے - والدین اسے بعض باتوں سے منع کرتے ہیں - مثلاً گرم چائے کی پیالی کو ہاتھ نہ لگانا - لیکن وہ بار بار ایسا ہی کرے گا - بہتر طریقہ یہ ہو گا کہ اسے Trial and Error کے طریق سے سیکھنے دیں - یعنی اس کو ایک انگلی پیالی کو لگانے دیں - اس تجربہ کے نتیجہ میں وہ اپنی کوشش سے یہ علم حاصل کرلے گا کہ پیالی گرم ہے - انگلی جل رہی ہے اور دوبارہ وہ ہاتھ نہیں لگائے گا - اس طرح اسی عمر میں علم کا حصول اور تربیت کا دور شروع ہو گیا - بجائے اس کے کہ اسے بار بار منع کیا جائے اسے خود تجربہ کرنے دیں وہ حقیقت کو جان جائے گا - اور اس عمل کا اعادہ نہیں کرے گا'

اس عمر میں بچہ مختلف چیزوں سے مثلاً ٹیلی ویژن سیٹ سے چھیڑ چھاڑ کرے گا - اسے خود - دریافت کے عمل سے گزرنے دیں - اسے غلط کام سے منع ضرور کریں مگر احسن انداز میں - اتنی چھوٹی عمر میں سب سے نمایاں جذبہ آپ سے محبت کا اظہار کا ہو گا - مگر وہ آپ کی حرکات کو نوٹ بھی کر رہا ہے مثلاً آپ (عبادت) کر رہے ہیں تو وہ شاید ایک دو بار تو آپ سے توقع کرے کہ آپ اسے اٹھائیں گے لیکن آپ دیکھیں گے کہ تیسری بار وہ احتراماً خاموش ہو جائے گا بلکہ شاید وہ سجدہ کرنے کی بھی کوشش کرے کیونکہ وہ ابھی سے نقالی کے عمل سے گزرنا شروع ہو گیا ہے 'اس لئے اگر گھر میں عبادت ہو اور باجماعت ہو تو سال ڈیڑھ سال کا بچہ بھی شامل ہو جائے گا اس طرح وہ آپ کی تربیت کا نقش لے رہا ہے جو دیرپا ثابت ہو گا -

دوسرا دور دو سے سات سال کا قرار دیا گیا ہے - بچہ زبان سیکھ رہا ہے - روز نئے نئے لفظ سیکھ کے خوش ہوتا ہے - ایسے میں اگر کوئی گالی اس کے کان میں پڑ گئی تو اسے بھی اپنی توتلی زبان میں دہرانے لگے گا - یقیناً احمدی گھرانوں میں ایسے الفاظ اسے سننے کو نہیں ملیں گے اور نہ ملنے چاہئیں لیکن بعض والدین بچے کے منہ سے اس قسم کی بات سن کر مسرت کا اظہار کرتے ہیں - حضرت مولوی غلام رسول راجیکی صاحب کے گھر ایک عورت بتاشے لے کر آئی - آپ کے مسلسل استفسار پر اس نے بتلایا کہ وہ اس خوشی میں بتاشے بانٹ رہی ہے کہ اس کے تین سالہ بچے نے پہلی گالی نکالی ہے - یہ بھی ہے ایک تربیت کا رنگ اب ایسی تربیت سے آئندہ کیا توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں - یقیناً ایسی بات احمدی گھرانوں میں ممکن نہیں لیکن یہ ممکن ہے کچھ والدین اپنے چھوٹے بیٹے کو اپنے سے ایک دو سال بڑے بھائی کو پہلا مکا رسید کرنے پر اسے شاباش دیں - یہاں سے غلط تربیت کا آغاز ہو جائے گا - اس دور کی نمایاں خصوصیت بچہ کا نقالی کرنا ہے دوسرا رول ماڈل اپنانا ہے - یعنی وہ کسی شخصیت سے متاثر ہو کر اس کی نقالی کرے گا اگر وہ لڑکی ہے تو ماں اس کے لئے ماڈل ہے اور لڑکا ہے تو باپ - کھیل کھیل میں ایک بچہ باپ بن جائے گا اور اپنے اباجی کا کردار ادا کرے گا - دوسری شخصیت جس سے وہ متاثر ہوتا ہے اور جس کی نقالی کرتا ہے وہ استاد یا استانی ہے 'لیکن وہ کبھی ڈاکٹر یا دوکاندار کا کھیل بھی کھیلے گا - گویا وہ ان سب شخصیات کا مطالعہ کر رہا ہے - مگر اس کے آئیڈیل ماں باپ اور استاد ہیں وہ جیسے بھی اسے دکھائی دیں گے ویسے ہی وہ حرکات کرے گا مثلاً باپ اپنے دروازہ پہ دستک دینے والے کی آواز

سن کر اپنے بیٹے سے کہتا ہے کہ کہہ دو ابا گھر پہ نہیں" بچہ شاید کہہ تو دے لیکن اس پر ایک نقش ثبت ہو گیا کہ غلط بیانی کرنا جائز ہے اور اس میں قطعاً ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے - اسی طرح ماں اگر خاوند کے بٹوے سے اس کی غیر موجودگی میں کچھ روپے نکال لیتی ہے اور بچہ دیکھ رہا ہے تو وہ اس امر کو جائز سمجھنے لگ جائے گا کہ سکول کے بچوں کے بستوں سے چپکے سے ان کی پنسل یا ربڑ نکال لے - ماں نے بھی تو ایسا ہی کیا تھا - ماں باپ کی تربیت رنگ لا رہی ہے کیونکہ اس عمر میں تو وہ ان ہی سے متاثر ہو گا - وہ ان کی حرکات و سکنات کا بغور معائنہ کر رہا ہے اور اس پر ایسے ہی نقش ثبت ہوں گے - آپ اپنے بڑے بیٹے کو (جو بہت لاڈلا ہے) دو ٹافیاں دیتے ہیں مگر دوسرے بچوں کو ایک اس ناانصافی کا مظاہرہ بچہ نوٹ کر رہا ہے - ابھی اس عمر میں شاید احتجاج نہ کرے لیکن آپ اسے انصاف کا گلا گھونٹنے کی تعلیم دے رہے ہیں جو بعد میں کئی صورتیں اختیار کر سکتی ہے - بچہ آپ کے اعمال کی نقل ہی نہیں کر رہا بلکہ اس پہ کچھ ایسے نقوش بھی ثبت ہو رہے ہیں جو بعد میں اس کی شخصیت کو متاثر کریں گے - اس لئے اس کی بہتر تربیت اس بات کی متقاضی ہے کہ پہلے آپ اپنی تربیت کریں اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو اس پہ منفی اثر ڈالنے والی ہو -

اس دو سے سات سال کے دور میں بچہ تصوراتی دنیا میں داخل ہوتا ہے اسے کہانیاں سننے اور پھر پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے بلکہ وہ خود کہانی بنانے لگ جاتا ہے کچھ ہی سال پہلے کی بات ہے بچے سر شام بصد شوق دادی اماں کے گرد گھیرا ڈالتے اور کہانی سننے پر اصرار کرتے - آج دادی اماں کے پاس وقت نہیں - اسے ٹی - وی کے پروگراموں نے باندھ رکھا ہے - بچہ بھی ان کی طرف کھینچا جاتا ہے خصوصاً کارٹون کی طرف کارٹونوں میں کچھ ایسی کشش ہے کہ ایک سالہ بچہ بھی گو کچھ سمجھ نہیں رہا مگر اس رنگ و نور کے جلد جلد بدلتے نظاروں کو دیکھنے میں ایسا محو ہو جاتا ہے کہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا اور دو سے سات سال کے بچے تو کارٹونوں کے عاشق ہوتے ہیں - ایک آواز دیتا ہے "کارٹون" اور سب بھاگے چلے آتے ہیں - میں انہیں اس محویت کے عالم میں مبہوت دیکھ کر سر دھنتا ہوں - ان کہانیوں کا نہ کوئی اصلاحی پہلو ہے نہ یہ خوبصورتی کا نقش بچوں کے ذہنوں پہ نقش کر رہی ہیں - بدشکل سے بھیانک کارٹون - گویا ہم بچوں کو حسن نہیں Ugliness (بدشکلی) پیش کر رہے ہیں مگر آجکل ان سے تو شاید مفر نہیں لیکن کسی حد تک بچوں پہ پابندی لگائی جا سکتی ہے کہ وہ ایک یا دو کارٹون اس وقت دیکھ سکیں گے جب وہ سکول سے ملا ہوا ہوم ورک ختم کر لینگے - لیکن کہانی سنانا منع نہیں - اس عمر میں ان کا شوق ہے سو کہانیاں سنائیں - اور والدین اچھی کہانیاں یاد کریں - کچھ تو ہلکی پھلکی ہو سکتی ہیں - جیسے شیر اور بلی کی یا

دوسرے جانوروں کی - مثلاً ایک شخص نے جنگل میں زخمی شیر کے پاؤں سے کانٹا نکالا - بعد میں بادشاہ نے اسے بھوکے شیر کے سامنے ڈالا یہ وہی شیر تھا جس نے اس احسان کو یاد کرتے ہوئے بھوکا ہونے کے باوجود اسے کھانے کی بجائے اس کے ہاتھ کو عقیدت سے چاٹنا شروع کر دیا اس کہانی کے ذریعہ بچہ کو آپ دوسروں پر احسان کرنے ان کی مشکل میں مدد کرنے کی تلقین کر رہے ہیں - آپ ان کہانیوں کی مدد سے کورے ذہن پر خوبصورت نقش ثبت کر سکتے ہیں - انہیں انبیاء کی سوانح خوبصورت کہانی کے انداز میں پیش کریں - آجکل کے والدین بہت مصروف ہیں مگر اپنے بچوں کے لئے وقت نکالئے - ان کو اچھے اچھے واقعات - سبق آموز کہانیاں صحابہ کرامؓ کے زندگی کے واقعات - بہادری کے قصے - مہمان نوازی کا وہ عظیم واقعہ خود بھوکا رہنا - مہمان کو جی بھر کر کھلانے کا اہتمام کرنا - دیا بجھا دینا اور مچاکے لینا کہ اللہ میاں کو اپنے مفلس مگر مہمان نواز بندے کی یہ ادا ایسی پسند آئی کہ وہ بھی مچاکے لینے لگا - کتنا پرتاثیر ہے یہ واقعہ اور کیا خوبصورت نقش مرتب کرے گا اس ذہن پر جس نے دنیا کا جائزہ لینا شروع کیا ہے - یہ ہے صحیح تربیت

تین چار سال کا بچہ "کیا" اور "کیوں" کی رٹ لگائے گا یہ کیا؟ وہ کیوں؟ اسے جھڑکئے نہیں "یہ تم نے کیا شور مچایا ہے چپ نہیں بیٹھ سکتے؟" نہیں بچہ چپ نہیں بیٹھ سکتا - وہ اپنے اردگرد کے ماحول سے مانوس ہو رہا ہے - اسے جاننا چاہتا ہے - یہ آسمان سے برف کیسے گر رہی ہے کیا اللہ میاں نے وہاں کوئی فرج رکھا ہوا ہے؟ اگر آپ وجہ جانتے ہیں تو ضرور بتلایئے اگر آپ کو معلوم نہیں تو غلط مت بتلائے - ایک روز اس کا کسی دوسرے عالم سے واسطہ پڑے گا تو وہ اصل وجہ جان جائے گا اور آپ کے جھوٹ پہ حیران ہو گا - بہر حال تجسس اور کرید کا عمل شروع ہو چکا ہے - اس میں اس کی جہاں تک ممکن ہو مدد کیجئے مگر یوں نہیں کہ بچہ کہتا ہے مجھے حساب کے سوال سمجھ نہیں آ رہے - آپ اسے ڈانٹ دیتے ہیں یا کند ذہن کا لقب عطا کر دیتے ہیں - ایسا کرنے سے شاید وہ اس مضمون سے بھی متنفر ہو جائے - ماہر نفسیات نے چیونٹیوں اور کبوتروں کو سکھانے کا طریق یہ اپنایا کہ ان کے صحیح ردعمل پہ انہیں انعام دیا - آپ بھی شاباش اور انعام کے طریق کو اپنا کر دیکھیں انعام ایک ٹافی بھی ہو سکتی ہے یا زبانی شاباش - یا پیار کی تھپکی اس کا آپ مثبت اثر ملاحظہ کریں گے - اس کی پڑھائی سے رغبت بڑھے گی - ڈانٹ ڈپٹ اور تھپڑ مکا اس کو پڑھائی سے دور لے جائے گا - اور اگر خدانخواستہ غصہ میں آپ کے منہ سے کوئی گالی لڑھک گئی خواہ وہ کتنی معصوم سی کیوں نہ ہو تو تربیت کے عمل پہ پانی پھر جائے گا - اس لئے صحیح طریق اپنائے - بچہ خوشی خوشی علم حاصل کرے گا اور اس کی تربیت

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی صحیح ہوگی۔

دو سے سات سال کا بچہ اندھیرے سے ڈرتا ہے اس خوف کے تاثر کو گہرا نہ ہونے دیجئے۔ اندر جا کر وہ برتن توڑ دے اس لئے آپ اسے ڈرا رہے ہیں یہ مت کہئے کہ کمرے میں نہ جاؤ وہاں بھوت ہے۔ ایسا کر کے وقتی طور پر آپ اسے اندر جانے سے روک تو لیں گے لیکن اس کے دل میں اندھیرے کا خوف بیٹھ جائے گا جو شاید دس سال کی عمر تک پہنچ کر دور ہو سکے۔ اس لئے وقتی فائدہ کے لئے اس کی غلط تربیت نہ کریں۔

اس عمر میں بعض بچے (School Phobia) کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ یعنی سکول جانے کے لئے کہا جائے تو بچہ سر درد۔ بخار۔ پیٹ درد کی شکایت کرتا ہے اور بعض اوقات وہ قے بھی کر دے گا۔ وہ بہانہ نہیں بنا رہا۔ بلکہ واقعی اسے سکول جانے سے خوف آ رہا ہے اس کی وجہ سکول کا ماحول، ماسٹر صاحب کا ڈنڈا یا غلط قسم کے ساتھی ہو سکتے ہیں اس لئے اصل وجہ کی ٹوہ لگایئے اور بچہ کو اپنے غصہ کا نشانہ نہ بنایئے۔ اصل وجہ معلوم ہو جائے تو اس کا تدارک بھی ممکن ہو گا۔

بچے پہ بے جا رعب اور ضرورت سے زیادہ لاڈ پیار دونوں طریق غلط ہیں میانہ روی اپنایئے اس کا اس پر مثبت اثر پڑے گا۔ دیکھا گیا ہے کہ بچہ پانچ چھ سال کا ہو چکا ہے مگر ابھی تک والد یا والدہ اس کے منہ میں نوالے ڈال رہے ہیں۔ یہ اس بات کا مظہر ہے کہ آپ کو اپنے بچے سے محبت ہے اور شاید بے انتہا۔ مگر آپ اس کا بھلا نہیں چاہ رہے اسے دوسروں کا سہارا لینے کی عادت ڈال رہے ہیں اس لئے وہ اپنے ہاتھ پاؤں پہ کھڑا ہونا یا خود انحصاری نہیں سیکھے گا۔ میں ایک ایسے والد کو جانتا ہوں جو اپنے پچیس چھبیس سالہ شادی شدہ (بچہ) کے منہ میں آج بھی نوالے ڈالتے ہیں اور اس نوجوان کی کیفیت یہ ہے کہ وہ کسی چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی خود فیصلہ کرنے کے قابل نہیں وہ ہر بات میں باپ کے مشورہ کا محتاج ہے چھبیس سال کی عمر کو پہنچ گیا لیکن ذہنی طور پر ابھی وہ والدین کا سہارا ڈھونڈنے والا چار پانچ سالہ بچہ ہے۔ یہ تو ایک Extreme مثال تھی۔ لیکن بہرحال بچے کو لاڈ پیار نے اتنا محتاج بنا دیا کہ وہ کوئی کام سہارے کے بغیر نہیں کر سکتا۔ یہ منفی قسم کی تربیت ہے۔

اب آیئے تیسرے دور یعنی سات سے گیارہ سال کے دور کی بات کریں اس دور کی ایک خاص بات ملنساری اور ماحول سے انسیت کے جذبہ کا ابھرنا ہے بچہ دوسرے بچوں سے متعارف ہو رہا ہے۔ دوستیاں پیدا کر رہا ہے۔ مل جل کر کام کرنے کے عمل میں سے گزر رہا ہے۔ دوستوں کے ذکر سے پہلے بہن بھائیوں کا ذکر کرنا مناسب ہو گا۔ دیکھا گیا ہے کہ بڑے بھائی میں اکثر ذمہ داری کا احساس زیادہ ہوتا ہے وہ اپنے سے چھوٹے کا خیال رکھتا ہے لیکن بعض اوقات وہ اپنے بڑے پن کی وجہ سے رعب بھی جماتا ہے۔ چھوٹے بچے شروع میں تو بڑے بھائی کی تقلید کرتے ہیں لیکن ۷ سے ۱۱ سال کا بچہ مختلف ہو رہا ہے وہ بڑے کا رعب ماننے کو تیار نہیں اب وہ بول اٹھتا ہے "تم کون ہوتے ہو مجھے جھڑکنے والے" بعض اوقات حسد کا جذبہ بھی پروان چڑھتا ہے۔ لیکن تربیت کے ضمن میں والدین کے سلوک کا ذکر کرنا لازم ہے۔ بعض اوقات شرارت تو ایک کر رہا ہے لیکن چونکہ وہ ماں باپ کا لاڈلا ہے وہ تو صاف بچ جاتا ہے اور جھڑک دوسرے کو پڑتی ہے اور یہ عمل جب بار بار دہرایا جائے تو بے وجہ جھڑک کھانے والے بچے پر منفی اثرات مرتب ہوں گے وہ سوچنے لگتا ہے کہ مجھے جھڑک تو پڑنی ہی ہے اس لئے اگر پہلے شرارت نہیں کی تو اب کروں گا۔ یا پھر وہ بغاوت پہ اتر آتا ہے۔ یہ بغاوت شروع میں اتنی ڈائرکٹ نہیں ہوتی۔ یعنی پہلے وہ اپنے دوسرے بہن بھائیوں پر اپنا غصہ نکال لے گا۔ پھر ہو سکتا ہے کہ ماں باپ کو بھی جواب دینے لگ جائے۔ اسی قسم کی کیفیت سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ والدین کا سلوک شروع میں ہی سب بچوں سے مساویانہ ہو۔ بچوں کا مقدمہ پیش ہو تو اس میں انصاف کیجئے۔ آپ کا عمل اس مفروضہ سے متاثر نہ ہو کہ الف ہی ہمیشہ شرارت کرتا ہے اور اب کے بھی اسی نے ہی کی ہو گی۔ آپ کے اس عمل کو دوسرے بچے سمجھ جائیں گے اور الف کو بار بار سزا دلوانے میں آپ کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھائیں گے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آپ کے بچے شاید دو گروہوں میں بٹ جائیں۔ اور اگر ایسی کیفیت پیدا ہو گئی تو گویا گھر کا شیرازہ بکھر گیا اس لئے تعصب جانبداری کو اپنے بچوں کے ساتھ سلوک کے عمل سے خارج کر دیجئے۔ تبھی آپ بہتر تربیت کر رہے ہوں گے۔

اس دور میں بچہ دوسرے بچوں کے متعارف ہوتا ہے۔ محلے یا سکول میں نئے چہرے دیکھ کر ان کے قریب آنے کی کوشش کرتا ہے دوستی کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ جس کے مثبت اور منفی اثرات بچہ کی شخصیت پر پڑتے ہیں۔ والدین کے بعد دوست بچے پہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر دوست سکول سے بھگوڑے پڑھائی سے جی چرانے والے ہوں تو آپ کا بچہ بھی ان منفی اثرات کو قبول کر سکتا ہے۔ اگر وہ گھر میں یا محلے میں بے تکان گالیاں دینے کی مشق کر کے آئے ہیں اور یہ مشق ناز اپنے دوستوں پہ جاری رکھے ہوئے ہیں تو آپ کا بچہ بھی گالی دینے کے فن میں مشاق ہو جائے گا۔ اگر وہ جھگڑالو واقع ہوئے ہیں تو ایک روز آپ کا بچہ بھی کسی کا سر پھاڑ کر یا خود لہولہان ہو کر آپ کے لئے باعث پریشانی ہو گا۔ اس لئے دوستوں کا انتخاب اچھا ہونا چاہئے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ سکول میں ایک سیکشن کے بچے اس قسم کی حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں تو اپنے بچے کا سیکشن تبدیل کروا دیجئے۔ اگر محلے میں اس قماش کے بچے ہیں تو اپنے بچے کو ان سے ملنے جلنے سے منع کریں اور اگر مکان کرایہ کا ہے تو جگہ ہی بدل لیجئے اپنے بچے سے کہئے کہ اپنے دوستوں کو کبھی کبھار دعوت پہ لائے۔ وہاں آپ کسی حد تک ان کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ کبھی کبھی سکول جا کے بچے کے ساتھیوں کا جائزہ لیں۔ بعض والدین تو اپنے بچوں کو کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے دوستوں سے متعارف کرواؤ۔ تا رائے دی جا سکے کہ وہ کن سے دوستی کر لیں۔ ہر وقت تو شاید یہ ممکن نہ ہو مگر بہرحال والدین کا یہ اہم فرض ہے کہ اپنے بچے کے دوستوں پر نظر رکھیں اور اسے احسن رنگ میں غلط قسم کے دوستوں سے بچنے کی ترغیب دیں۔ بچہ ایک ایسے موڑ پر پہنچ گیا ہے جہاں سے بہت سی پگڈنڈیاں نکل رہی ہیں۔ کچھ ایسی جو اندھیروں کی طرف جا رہی ہیں مثلاً لوگوں کی گاڑیاں چرانے۔ پستول کے آزادانہ استعمال اور نہ جانے کیا کچھ۔ ایسے کاموں کا سنگ بنیاد اس عمر میں غلط قسم کے دوستوں کے طفیل رکھا جاتا ہے اس لئے یہ منزل بہت اہم ہے اس اہم مقام پر اپنے بچہ کا ساتھ نہ چھوڑیئے اسے مشورہ کی ضرورت ہے اسے راہنمائی کی ضرورت ہے اگر آپ نے آنکھیں بند کر لیں اور فرض کر لیا کہ "سب اچھا ہے" یا آپ نے بچے کی نگرانی کو اپنی بے پناہ دنیاوی مصروفیات پر قربان کر دیا یا آپ نے سمجھ لیا کہ بچے کو خود ہی فیصلہ کرنے دینا چاہئے تو شاید آپ کو بعد میں پچھتانا پڑے۔ بچے میں خود انحصاری تو ضروری ہے لیکن ابھی اس کی سوچ میں اتنی پختگی نہیں آئی کہ وہ صحیح فیصلہ کر سکے۔ ابھی اس کو آپ کی تجربہ کارانہ رائے کی ضرورت ہے۔ سو بچے کی اپنے دوستوں کے انتخاب میں مدد کیجئے یہ بہت اہم ہے۔

آیئے اب چوتھے دور میں داخل ہوتے ہیں یعنی گیارہ سے پندرہ سال کا دور۔ یہ بہت نازک اور اہم دور ہے جس میں شخصیت پہ مثبت اور منفی اثرات ایسے نقش مرتب کریں گے جو دائمی ہو سکتے ہیں۔ اس دور میں جو بلوغت کا دور ہے مختلف عوامل مختلف سمتوں میں کھینچ رہے ہیں۔ سوچ کے دائرے وسیع ہو رہے ہیں نوجوان ارد گرد کا جائزہ لے رہا ہے۔ کئی باتوں سے، متاثر ہو رہا ہے کسی کو قبول کر رہا ہے اپنا رہا ہے۔ اسے ایک آزادی کا تاثر مل رہا ہے۔ جوانی کے اس بظاہر شفاف و ہموار راستہ پر بہت پھسلن ہے اس لئے احتیاط لازم ہے، اب نوجوان آپ کے اعمال کو تنقیدی نظر سے دیکھ رہا ہے مثلاً آپ کے افسر آپ کے گھر تشریف لائے ہیں آپ انہیں نہ صرف پر تکلف چائے پیش کرتے ہیں بلکہ ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ وہ رخصت ہوتے ہیں تو آپ ان کا مذاق اڑاتے ہیں "دیکھا کیسا الو بنایا" اس معرکہ مارنے پہ آپ تفاخر کا اظہار کرتے ہیں آپ نے انہیں کیسے شیشے میں اتارا۔ کیسے متاثر کیا۔ آپ کا چودہ پندرہ سالہ جوان بیٹا آپ کی سب باتیں نوٹ کر رہا ہے۔ شاید ہو وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ آپ کتنے بڑے منافق ہیں سامنے کچھ اور بعد میں کچھ۔ کیا دنیا میں کامیابی کے یہی اصول ہیں۔ جھوٹی تعریف کیجئے۔ منافقت اپنایئے اور اپنا مقصد حاصل حاصل کیجئے۔ نوجوان بیٹا متاثر ہو رہا ہے وہ بھی آپ کے رنگ میں رنگا جائیگا یا ہو سکتا ہے کہ وہ سراپا احتجاج بن جائے "ڈیڈی! یہ آپ نے کیا کیا؟"

یہ عمر ایسی ہے کہ جوان ہوتے بچہ کا جذبہ تجسس پروان چڑھتا ہے وہ ہر شے کی اصلیت جاننا چاہتا ہے وہ یوں پکارتا ہوا معلوم ہوتا ہے اے ہمارے رب ہمیں اشیاء کی حقیقت دکھا۔ کرید اور تجسس اسے چیزوں کی تہ تک پہنچنے اور ان کی حقیقت سمجھنے پر اکساتے ہیں، اس کرید کی دوسری شکل ہر بات کا تنقیدی جائزہ لینا ہے۔ اس لئے وہ والدین اور بڑوں کی باتوں کی نہ صرف تہ تک پہنچنا چاہتا ہے بلکہ نظریات کو بھی تنقید کا نشانہ بناتا ہے۔ آپ اسے اب یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کا نظریہ درست ہے۔ اسے مان لینا چاہئے بلکہ آپ کو اس کے سامنے منطقی استدلال پیش کرنا ہو گا یہ وہ عمر ہے جب وہ مذہب اور بعض اوقات خدا کے متعلق شکوک کا اظہار کرتا ہے۔ اس دور میں اس کے دل اور دماغ میں طوفان اٹھ رہے ہیں۔ ان کی سمت آپ کو درست کرنی ہے۔ اگر آپ دلائل سے منطقی استدلال سے نہ کہ کج بحثی سے اسے قائل کر لیں تو وہ سمجھ جائے گا اس پہ اپنا نقطہ نظر ٹھونسنا نہیں چاہئے۔ ایسی صورت میں وہ احتجاج بھی کر سکتا ہے اور بغاوت بھی۔ تدبر سے۔ دلائل سے۔ دانائی اور حکمت سے اس کے دماغ میں جنم لینے والے شکوک کو رفع کریں۔ وہ آپ کے افعال و کردار پہ نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ آپ کے قول و فعل کا تضاد اس پر منفی اثر ڈالے گا۔ آپ بچپن میں بھی اس کے آئیڈیل تھے اور اب بھی ہو سکتے ہیں اگر آپ کا ظاہر و باطن ایک ہو۔ اگر آپ حکم نہیں چلاتے۔ دھونس سے کام نہیں لیتے۔ بلکہ دلائل سے قائل کرتے ہیں اگر ایسا ہے تو آپ کی عزت کرے گا۔ اس لئے اس کے سامنے کردار و اخلاق کا اچھا نمونہ پیش کیجئے۔ تو وہ آپ کا احترام کرے گا۔ اور اگر اس کے برعکس ہوا تو عائد کردہ حد بندیاں پھلانگ سکتا ہے۔ اور یہی وہ کیفیت ہے جس سے آپ نے اسے بچانا ہے۔

کہنے کو تو بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن ایک دو عمومی باتیں اور عرض کروں گا۔ بچوں کو اپنے دوست سمجھیں۔ سختی یا تحکمانہ انداز سے حتی الوسع اجتناب کریں۔ ایسی باتیں ان پر منفی اثرات ڈالیں گی۔ بعض والدین سمجھتے ہیں کہ ان کے اور اولاد کے درمیان فاصلہ ہونا چاہئے تا بچہ اپنے بڑوں کی عزت کرے اور بے تکلفی نہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مصر میں ۱۹- افراد کی ہلاکت

مصری پولیس نے بتایا ہے کہ حکومت مخالف عسکریت پسند نامعلوم افراد نے ایک حادثے کا انتقام لینے کے لئے ایک مسجد کے باہر ۱۹ افراد کو گولی سے اڑا دیا- ان کے علاوہ تین افراد شدید طور پر زخمی بھی ہوئے- یہ لوگ ڈانڈھا جو ملاوی کے قریب قاہرہ سے ۳۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے کی ایک مسجد کے باہر کھڑے تھے- پولیس نے یہ بھی بتایا ہے کہ حملہ کرنے والوں کے ایک ساتھی کے باپ کے مارے جانے کی وجہ سے یہ انتقام لیا گیا ہے- یہ شخص نومبر میں مسجد کے محافظ کی فیملی کے افراد کے ہاتھوں مارا گیا تھا- جبکہ یہ محافظ اسی دن مار دیا گیا تھا- اس علاقے میں مزید پولیس کی کمک بھیجی گئی ہے تاکہ حملہ کرنے والوں کو پکڑا جا سکے- کہا جاتا ہے کہ گاؤں کے لوگوں نے چار افراد کو تو پہچان لیا ہے-

اس سے پہلے ملاوی کے علاقے میں ایک آدمی انہی عسکریت پسندوں کے ہاتھوں اس لئے مارا گیا تھا کہ اس کے متعلق یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ پولیس کو مخبری کرتا ہے جب سے ان عسکریت پسندوں کو گذشتہ موسم خزاں میں ان کے علاقے اسیوط سے نکالا گیا ہے اب وہ مینیا میں جمع ہو گئے ہیں- تشدد سے مرنے والوں کی تعداد جو روز بروز بڑھتی رہی ہے اور جس کے ختم ہونے کا کوئی امکان نہیں اب ۸۳۷ پر پہنچ گئی ہے- عسکریت پسند خود بھی مارے جاتے ہیں- اور عام شہری اور پولیس بھی ان کا نشانہ بنتی ہے- حکومت کی ہر ممکن کوشش کے باوجود جھگڑے میں کمی نہیں آ رہی- ان عسکریت پسندوں کو گذشتہ دنوں یہ بھی شکایت تھی کہ سیاح جو ملک میں آتے ہیں- وہ مناسب لباس نہیں پہنتے- یہاں بعض سیاح بھی ان کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں-

مختصرات

تنظیم آزادی فلسطین کے ایک گفت و شنید کرنے والے نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل نے اپنی اس پالیسی پر عمل کیا کہ یروشلم میں ووٹنگ کے دوران عربوں کو الگ رکھا جائے- تو یقیناً اسرائیل کے ساتھ جو امن کا معاہدہ ہو چکا ہے اس میں پیش رفت نہیں ہو سکتی- اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین کبھی اس بات پر متفق نہیں ہو سکتے کہ اسرائیل میں انتخابات ہوں اور القدس کے علاقے میں عربوں کو ووٹ نہ دینے دیا جائے- اگرچہ طرفین نے حفاظتی انتظامات کے متعلق اتفاق رائے کر لیا ہے اور یکم جولائی کو ہونے والے انتخابات میں ووٹروں کے متعلق فیصلہ نہیں ہو سکا-

۱۹۹۳ء میں جو اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین میں یہ معاہدہ ہوا تھا کہ یروشلم کے عرب انتخابات میں حصہ لیں گے جس کے بعد اسرائیلی فوجیں مغربی کنارے سے واپس بلالی جائیں گی- لیکن اس کے بعد اختلافات پیدا ہونے شروع ہو گئے اور ان اختلافات کی وجہ یہ ہے کہ ووٹنگ میں شراکت کی صحیح تاریخ نہیں دی جا سکی-

تنظیم آزادی فلسطین کا کہنا ہے کہ معاہدہ امن پر دستخط ہونے سے پہلے اسرائیل نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ یروشلم کے فلسطینی انتخابات میں امیدوار بھی کھڑے ہو سکتے ہیں اور مشرقی یروشلم کے عرب حصے میں ووٹ بھی دے سکتے ہیں- اب اسرائیل نے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ یہ لوگ بطور امیدوار کھڑے ہو سکتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مغربی کنارے میں تو یہ لوگ بطور امیدوار کھڑے ہو سکتے ہیں لیکن کسی اور جگہ نہیں- کہا جاتا ہے کہ اسرائیلیوں کا تجزیہ اس سلسلے میں ابھی تک نہیں ملا- اس بات کا بھی امکان ہے کہ اگر فلسطینی عربوں کو یروشلم میں ووٹ دینے کی اجازت نہ ملے تو وہ انتخابات ہی کا بائی کاٹ کر دیں-

---

شاہد رشید بٹ جو اسلام آباد کی قالین برآمد ایسوسی ایشن کے صدر ہیں اور اس سے قبل اسلام آباد چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے بھی صدر رہے ہیں نے گذشتہ ہفتہ کے روز اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض مغربی ممالک پیہم یہ مہم چلائے ہوئے ہیں اور عالمی صحافتی برادری بھی ان کا ساتھ دے رہی ہے- کہ بعض پاکستانی اشیاء کی ان کے ممالک میں درآمد بند کی جائے- خاص طور پر ہاتھ سے بنی ہوئے قالینیں- انہوں نے کہا ایسا اس لئے کیا جا رہا ہے کہ وہ الزام لگاتے ہیں کہ پاکستان میں ہاتھ سے بنی ہوئی قالینوں کی صنعت میں بچوں سے مشقت لی جاتی ہے- چیمبرز کے دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر بٹ نے کہا کہ یہ ایک امتیازی سلوک ہے جو اخباری رپورٹوں کی بناء پر پاکستان کے ساتھ کیا جا رہا ہے- اس طرح پاکستان کو ایک کروڑ ڈالر کی برآمدات کا نقصان ہو گا- حالانکہ ان کے لئے بعض یورپی درآمد کنندگان نے پہلے بھی آرڈرز دئے ہوئے ہیں- یہی بات ہندوستان میں نہیں دیکھی جا رہی- اور پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک میں بھی ایسا نہیں ہو رہا-

مزید وضاحت کرتے ہوئے مسٹر بٹ نے کہا کہ اگر کوئی بچہ سکول سے واپس آکر ایک یا دو گھنٹے ہاتھ سے بنی ہوئی قالینوں کی صنعت میں کام کرتا ہے- اور دن ختم ہونے سے پہلے تھوڑی سی آمد پیدا کر لیتا ہے جو اس کی فیملی کے کام آتی ہے تو اسے بچوں سے مشقت لینا نہیں کہا جا سکتا- انہوں نے کہا کہ مغرب میں بچے سکول جانے سے پہلے اخبارات لوگوں کے گھروں پر پہنچاتے ہیں یا لوگوں کے گھروں کے دروازوں پر دودھ کی بوتلیں رکھ کر آتے ہیں- اور اس طرح اپنے لئے کچھ مزید رقم کما لیتے ہیں- انہوں نے یہ بھی کہا کہ چند سال ہوئے وہ برسلز میں تھے وہاں وہ ایک ایسے لڑکے سے ملے جو ایک نہایت ٹھنڈی صبح جبکہ سردی شدت کی تھی قالینیں بیچ رہا تھا- انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ قالین کہاں سے لئے ہیں تو کہنے لگا کہ کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ میرا باپ قالینوں کی تجارت میں سب سے زیادہ امیر آدمی ہے اور میں یہ روپیہ اس لئے کما رہا ہوں کہ اس کی فرم میں حصہ دار بن سکوں- انہوں نے کہا ان حالات کے مدنظر یہ کتنی افسوس ناک بات ہے کہ پاکستان کے خلاف بچوں سے مشقت لئے جانے کا پراپیگنڈہ کر کے یہاں کی بعض اشیاء کی برآمد کو رکوا دیا جائے- اور خاص طور پر قالینوں کو-

---

بیرسٹر سلطان محمود چوہدری صدر پی پی- اے- جے- کے- نے انگلستان میں وزارت خارجہ کے افسران سے ملاقات کی- انہیں بتایا گیا کہ وزارت خارجہ برطانیہ اس کوشش کو جاری رکھے گی کہ وہ ہندوستان سے کہے کہ کشمیر کے متعلق اپنی پالیسی میں تبدیلی پیدا کرے- انہوں نے برطانوی حکومت سے کہا کہ وہ ہندوستانی وزیر اعظم نرسیما راؤ سے جب وہ برطانیہ کا دورہ کریں اس بات پر گفت و شنید کریں- کہ مقبوضہ کشمیر میں وہاں کے باشندوں کو حق خود ارادیت دیا جانا چاہئے-

انہوں نے اس موقعہ پر چرار شریف کا معاملہ بھی اٹھایا اور صدر راج میں توسیع کا بھی- انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان صرف مقبوضہ کشمیر میں ہی انسانی حقوق کی پامالی نہیں کر رہا بلکہ کراچی میں دہشت گردی کو ہوا دے کر پاکستان کے استحکام پر بھی زد مار رہا ہے- بیرسٹر سلطان محمود نے کئی ممبر پارلیمان سے اور اپنی پارٹی کے کشمیریوں سے بھی گفتگو کی- وہ گیارہ جون کو اس سلسلے میں ایک مظاہرہ بھی کرنا چاہتے ہیں-

---

ہندوستان میں امریکہ کے سفیر فرینک وزنر نے ایک انٹرویو میں جو گذشتہ جمعہ کے روز ہندوستان ٹائمز میں چھپا کہا کہ ہندوستان پاکستان اور جموں اور کشمیر کے لوگوں کو مل کر کشمیر کے متعلق فیصلہ کرنا چاہئے- انہوں نے مزید کہا کہ وہاں کے حالات مشکل ہیں اور الجھے ہوئے ہیں اور ہندوستان سے اس کا الحاق سالہا سال سے متنازعہ امر بنا ہوا ہے- ہمارا خیال ہے کہ اس معاملے کو سلجھانے کے لئے سہ طرفہ گفت و شنید ہونی چاہئے یعنی ہندوستان پاکستان اور کشمیر کے لوگوں کو آپس میں مل بیٹھ کر اس تنازعہ کو حل کرنا چاہئے- انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس قسم کی کارروائی کا دلیرانہ رنگ میں آغاز کر دیا جائے- اور حوصلہ اور ہمت اور عقلمندی کے ساتھ گذشتہ ایام کے حالات کو بدلا جائے-

سفیر موصوف نے اخبار نویسوں سے یہ بھی کہا کہ امریکہ کسی ثالثی کردار کو اپنے لئے مناسب نہیں سمجھتا- اگرچہ ہندوستان کے اخباروں میں میں نے کئی دفعہ یہ بات پڑھی ہے لیکن میں اس بات پر واضح ہوں کہ اس معاملے میں امریکہ کوئی کردار ادا نہیں کر سکتا- وہ خود عنقریب کشمیر جائیں گے اور وہاں کے موجودہ حالات سے آگاہی حاصل کریں گے- اور اس کے بعد وہ اپنی حکومت کو رپورٹ پیش کریں گے- اور اگر اس کے بعد ہندوستان یا پاکستان نے چاہا تو وہ ان کی حکومتوں سے بھی اس سلسلے میں گفت و شنید کریں گے- انہوں نے کہا کہ جب میں کشمیر جاؤں گا تو مختلف الخیال پارٹیوں اور افراد سے ملوں گا- اگر آپ کی حکومت یعنی ہندوستانی حکومت ایک بیرونی شخص کے خیالات کی پذیرائی کرنی چاہے تو میں یقیناً اپنے خیالات سے انہیں آگاہ کروں گا-

جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا آپ کے خیال میں جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے تو انہوں نے کہا کہ موجودہ متشددانہ حالات میں یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ بے گناہ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچے- کئی طریق ایسے ہیں جن سے ہندوستانی فوج کو روکا جا سکتا ہے- کیونکہ جہاں تک تشدد کا تعلق ہے اس سے بے گناہوں کو تکلیف پہنچائی جا سکتی ہے- انہوں نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ اس وقت کشمیر ہی پاکستان اور ہندوستان کے لئے ایسا متنازعہ فیہ امر ہے جس کی وجہ سے دونوں کے آپس کے تعلقات درست نہیں ہو رہے-

---

گذشتہ دنوں لاہور میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا اس کا موضوع بنیادی انسانی حقوق اور پاکستان میں اقلیتیں تھا- اس سیمینار میں یہ مطالبہ کیا گیا- کہ تمام امتیازی قوانین جو اقلیتوں اور عورتوں کے خلاف ہیں فوری طور پر منسوخ کئے جائیں- سب نے متفقہ طور پر یہ بات کہی کہ اگر انسانی حقوق تمام شہریوں کو نہ مل سکیں تو ملک کی جمہوریت کو جمہوریت نہیں کہا جا سکتا- اس موقعہ پر پی پی پی کے ایک لیڈر جام ساقی نے کہا کہ ایک لمبے عرصے تک فوجی حکومت معطل رہنے کی وجہ سے بنیادی قوانین کو دھچکا پہنچا ہے- اور اقلیتیوں کو دوسرے درجہ کے شہری بنا دیا گیا ہے-

پاکستان کے متعلق یہ بات بیان کی گئی کہ یہ اس لئے نہیں بنایا گیا تھا کہ بعض لوگوں کو نیچے درجے کا انسان سمجھا جائے- حقیقت یہ ہے کہ سب کی برابری کے لئے قائم ہوا تھا-

خورشید محمود قصوری سینئر وائس پریذیڈنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان مسلم لیگ نواز شریف نے کہا کہ بابائے قوم ایک سیکولر لیڈر تھے اور اسی طرح علامہ محمد اقبال بھی دونوں چاہتے تھے کہ پاکستان ایک لبرل اور جمہوری ملک بنے- انہوں نے کہا کہ میری پارٹی اس بات پر اعتقاد رکھتی ہے کہ قائداعظم کی سیاست کو آگے چلایا جائے--

رانا قیصر اقبال وائس پریذیڈنٹ اینٹی انٹرنیشنل پاکستان نے مذہبی پارٹیوں پر الزام لگایا کہ انہوں نے حکمرانوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ بعض قوانین رائج کئے جائیں جن سے انسانی حقوق پامال ہوتے ہیں- انہوں نے کہا کہ تھوڑے عرصے کے مفادات کے لئے حکومتیں ایسے قوانین بنادیتی ہیں- انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومتیں برسراقتدار آنے سے پہلے اپنی پارٹیوں کے جو منشور پیش کرتی ہیں وہ مختلف ہوتے ہیں اور حکومت میں آنے کے بعد بدل دیتی ہیں-

عیسائی لیڈر چوہدری نعیم شاکر نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر ۲۹۵-- سی- کو دستور میں سے خارج کرے- اگر ایسا نہ کیا گیا تو اقلیتیں یہ سمجھیں گی کہ انہیں پاکستان میں برابر کے شہری نہیں سمجھا جارہا- اور ان کے بنیادی حقوق غصب کئے جارہے ہیں-

بقیہ صفحہ ۳

ضروری ہے کہ انسان کو وہ محاسن اور خوبیاں معلوم ہو جائیں جو اس کے محبوب کے اندر ہوں- اسے اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ یہ بھی دیکھے کہ اس کے محبوب کا جگر کہاں ہے- اور معدہ اور گردے اور پھیپھڑے کہاں ہیں- مگر پھر بھی بعض دفعہ اللہ تعالیٰ ایسی باتوں کی حکمتیں سمجھادیتا ہے جن کی حکمتیں معلوم کرنے کی محبت اور معرفت کے لئے ضرورت نہیں ہوتی- اور نہ ان حکمتوں کا اس سے کوئی تعلق ہوتا ہے-

بقیہ صفحہ ۵

کرے- بچوں پہ ان کا رعب رہے تا ان سے اپنی بات منوائی جاسکے' یہ تو درست ہے کہ آپ نے انہیں سمجھانا بھی ہے- راہنمائی بھی کرنی ہے- کسی وقت سختی سے بھی بات کرنی ہے- لیکن تعلق حاکم و محکوم کا- افسر اور ماتحت کا نہیں ہونا چاہئے بلکہ ایک شفیق و مشفق دوست کا- کبھی کبھی ان کی کھیلوں میں شامل بھی ہوں- ابراہیم لنکن کو بھی ایک مہمان نے اپنے بچوں کے لئے گھوڑا بنا ہوا دیکھا- سو ان سے بے تکلفی سے پیش آئیں- ہنسی مذاق بھی کبھی کبھار ہو جائے- اور جب وہ آپ کو اپنا دوست سمجھیں گے تو اگر کوئی الجھن انہیں کسی وقت پریشان کرے گی تو وہ بے تکلفی سے آپ سے مشورہ کے طالب ہوں گے' اور اگر آپ انہیں کچھ فاصلہ پر رکھیں گے اور اپنا رعب قائم رکھنا چاہیں گے تو انہیں آپ سے مشورہ طلب کرنے میں حجاب ہوگا- اور بغیر ہمدرد کے ان کا خود کیا ہوا فیصلہ شاید آپ کے لئے بھی نقصان دہ ہو' حضرت امام جماعت دوئم کی بڑی بارعب شخصیت تھی بڑے بڑے بات کرنے کی جرات نہ کرتے تھے- مگر اس کے باوجود وہ بچوں سے ایسا سلوک کرتے کہ بچے بے تکلفی سے ان سے اپنے مسائل کے متعلق بات کر لیتے- آپ کبھی کبھی بچوں کی کھیل میں بھی شامل ہو جاتے- ایسا ہی رشتہ والدین کو قائم کرنا چاہئے-

ایک بچے کا دوسرے کے سامنے مذاق نہ اڑائیے مثلاً آپ کہتے ہیں "اوئے موٹے ادھر آ" دوسرے بچے ہنس رہے ہیں- یا ایک بچہ لائق ہے سکول میں انعام لے رہا ہے تو دوسرے کی اس کے سامنے تضحیک نہ کریں کہ "تم جیسا کند ذہن تو خواب میں بھی انعام نہیں لے سکتا" آپ اسے نہ صرف احساس کمتری کا شکار بنا رہے ہیں بلکہ اس میں بھائی کے خلاف نفرت کا احساس بھی اجاگر کر رہے ہیں- آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ "دیکھو احمد" امجد نے انعام لیا اب تمہاری باری ہے- مجھے توقع ہے کہ تم بھی اب انعام لوگے- اور یہ کون سی مشکل بات ہے- بس تھوڑی سی محنت درکار ہے- اگر تم نے دل لگا کر محنت کی پھر بھی اگر سکول نے انعام نہ دیا تو میں تجھے انعام دوں گا- بس تھوڑی سی ہمت کرلو- اور یقین جانئے وہ آپ کے اس رویہ سے متاثر ہوگا' اور شاید آپ ایک نسبتاً کم لائق کی زندگی تباہ ہونے سے بچالیں-

میرا مضمون کافی لمبا ہو گیا ہے مگر آخر میں اپنے بزرگوں کے چند اقوال پیش کروں گا والدین حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اس نصیحت کو بھی پلے باندھ لیں' ہر نصیحت کرنے والے کا فرض ہے کہ نصیحت کے وقت طعن و تشنیع سے کلیتہً "پاک ہو' اور ایسی بات کرے جس میں اس کی ذات کے تکبر اور انا کا شائبہ تک نہ ہو' جھک کر بات کرے- پیار سے بات کرے- ادب سے گفتگو کرے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "عاجزی اختیار کریں- اس کا سیکھنا کچھ مشکل نہیں تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں- اگر انسان اس بناوٹ کو چھوڑ دے تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی نظر آئے گی"-

آخری بات اگر بچوں کی اصلاح کرنی ہے تو اپنے اخلاق سنواریں- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "جس کے اخلاق اچھے نہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے- اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا- پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے- خدا تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو' اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کرکے دوسروں کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے"-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک محمد یونس صاحب آف اسلام آباد مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں- آج کل موصوف تشویشناک حد تک بیمار ہیں تمام احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم منور احمد باجوہ صاحب مقیم جرمنی کو فالج کا حملہ ہوا ہے اور ہسپتال میں داخل ہیں ان کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے-

یاددہانی رپورٹ کارروائی
یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے-"

اس کی تعمیل میں مکرم امرائے اضلاع/صدران صاحبان کو ۲۸- اپریل ۱۹۹۵ء کو- "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی....... امرائے اضلاع و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹس جلد ارسال کرکے ممنون فرمائیں-

اگر کسی جگہ کسی وجہ سے ۲۸- اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں-

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ)

ربوہ سوئمنگ پول فیکٹری
اریا ربوہ

○ خدا کے فضل کے ساتھ سوئمنگ پول نہایت کامیابی سے جاری ہے- خدام' اطفال اور انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں- ممنون ہوں گا-

(انچارج سوئمنگ پول ربوہ)

اللہ کرے پہلے ہم اپنے اندر جھانکیں اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں- اپنے اخلاق سنواریں تب ہم اس قابل ہوسکیں گے کہ اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کرسکیں- اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے-

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ مبارکہ بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۱۱۹۰۳ زوجہ مکرم نور احمد صاحب ساکن چک نمبر ۶/۵۸ ضلع شیخوپورہ نے ۱۹۴۹ء میں وصیت کی تھی-- اس کے بعد موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں- اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر کو لکھیں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ ۱

ہوں کہ ذکر الٰہی کا بڑا فائدہ اور بہت بڑی منفعت اس بات میں ہے کہ انسان خدا کی روشنی کے سامنے زندگی بسر کرتا ہے اور اس سے اس کے گناہ کٹ جاتے ہیں- فرماتے ہیں:

"اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا- تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے ایک تاجر نے ستر ہزار کا سودا لیا اور ستر ہزار کا دیا مگر ایک آن بھی خدا سے جدا نہیں ہوا- پس یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں-- جن کی نسبت فرمایا (کہ تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی)

اسی آیت کی تشریح ہے جو میں نے پڑھی تھی- اسی تشریح کے تعلق میں حدیث نبوی بیان کی جس میں یہ ذکر ملتا ہے کہ بازار میں یاد کرنے والے کا ایک بہت بڑا مرتبہ ہے اور وہی مضمون حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تذکرۃ الاولیاء کے حوالے سے یوں بیان فرماتے ہیں- ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے ستر ہزار کا دیا اور ستر ہزار کا لیا- یعنی سودا ایسا کیا کہ کچھ خریدا' کچھ بیچا' لیکن ایک آن بھی خدا کے خیال سے غافل نہیں رہا- اب ایسا شخص جب تاجر بنتا ہے تو تجارت کی دنیا میں امن کی ضمانت ہو جاتی ہے اور اگر سارے تاجر ذکر الٰہی کرنے والے ہوں تو سارے خوف جو تجارت سے تعلق رکھتے ہیں' دنیا سے اٹھ جائیں اور مال بجائے اس کے کہ دنیا کمانے کا ذریعہ بن جائے اللہ تعالیٰ کمانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے- کیونکہ ایسا شخص جو ذکر الٰہی کرتے وقت سودے کرتا ہے' اس کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ ساتھ ساتھ جھوٹ بول رہا ہو کہ خدا کی قسم میں نے تو اتنے کا خریدا تھا میں تمہیں اتنے میں بیچ رہا ہوں

(از خطبہ ۹۴-۳-۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- جون-1995ء
شدید گرمی اور تیز گرم لو چلنے کا سلسلہ جاری ہے درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 46 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے ریمارکس دیئے ہیں کہ بلدیاتی اداروں کے سربراہ ہائی کورٹ میں جلوس لانے کی بجائے یہی جلوس لے جا کر بلدیاتی اداروں کا چارج سنبھال لیں انہیں کس نے روکا ہے- ہائی کورٹ کے فیصلہ میں کسی جگہ چارج لینے سے منع نہیں کیا گیا- فاضل بنچ نے حکومت پنجاب کی درخواست پر مزید سماعت ۱۸ جون تک ملتوی کر دی-

○ ساہیوال میں شدید گرمی سے ایک ویگن کو آگ لگ جانے سے دو طالبات جل کر راکھ ہو گئیں- جھنگ اور بھکر میں گرمی سے ۷- افراد ہلاک ہو گئے-

○ قومی اسمبلی میں اتفاق رائے سے سانحہ چرار شریف پر قرارداد مذمت منظور کر لی گئی- وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں الیکشن مسئلہ کا حل نہیں ہیں- بھارت نے پرتھوی کی تیاری جاری رکھی تو پاکستان ضرور جواب دے گا- قرارداد میں حزب اقتدار نے اپوزیشن کی بعض تجاویز بلا جھجک منظور کر لیں- وزیر اعظم نے اپنی نشست سے اٹھ کر گوہر ایوب کو مبارک باد دی-

○ اسیر ارکان کو قومی اسمبلی میں نہ لائے جانے پر اپوزیشن نے ایک بار پھر واک آؤٹ کیا- قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ استحقاق کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے اور محرکین اجلاس میں شریک ہوں- وزیر مملکت برائے قانون مسٹر رضا ربانی نے کہا کہ اسیر ارکان کا معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد ہے- لہٰذا اسے ایوان میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا-

○ ایم کیو ایم نے سندھ اسمبلی کے بجٹ اجلاس اور سینٹ کے انتخاب کا بائیکاٹ کر دیا ہے- ایم کیو ایم کے ترجمان نے کہا کہ ہمارے ارکان کے خلاف جھوٹے مقدمے بنائے جا رہے ہیں- صوبائی بجٹ کے سلسلے میں بھی اعتماد میں نہیں لیا گیا-

○ لاہور ہائی کورٹ کا احاطہ میدان جنگ بن گیا- پتھراؤ ہوائی فائرنگ لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے استعمال سے درجنوں افراد زخمی ہو گئے نواز شریف کے خلاف مقدمات کی سماعت کے سلسلے میں مظاہرین ہائی کورٹ میں اکٹھے ہوئے اور نعرے بازی شروع کر دی- پولیس نے انہیں باہر نکالا تو مظاہرین نے عقبی دروازے سے ہائی کورٹ میں داخل ہونے کی کوشش کی- مظاہرین نے پولیس پر اینٹیں برسانا شروع کر دیں جس سے وہاں کھڑی گاڑیوں کے شیشے ٹوٹ گئے- پتھراؤ سے پولیس والے بھاگ اٹھے تو ان کے ڈی ایس پی نے انہیں گالیاں دے کر واپس بلایا- پولیس نے آنسو گیس پھینکی اور ہوائی فائرنگ کی-- پولیس نے متعدد افراد کو دھر لیا انہیں زمین پر لٹا کر ڈنڈے برسائے اور گھسیٹ کر گاڑیوں میں پھینکتے رہے- لیڈیز پولیس نے عورتوں کو مارا پیٹا-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کراچی کے مسئلہ کی سنگین صورت حال کے پیش نظر ہنگامی بنیادوں پر نیشنل کانفرنس طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے-- جس میں رائے عامہ کی نمائندگی کرنے والے تمام راہنماؤں اور دانشوروں کو مدعو کیا جائے گا-

○ سندھ اسمبلی کے سپیکر مسٹر غوث بخش مہر نے کہا ہے کہ کراچی میں دہشت گردوں کو شکست دینے کے لئے اسرائیل کی طرز کا کمانڈو ایکشن ہونا چاہئے یعنی جس کے گھر سے فائر ہو اس گھر کو آگ لگا دی جائے یا بم سے اڑا دیا جائے- چاہے اس کے نتیجے میں سوکھے کے ساتھ ہرا بھی کیوں نہ جل جائے-

○ صوبہ سرحد کی اپوزیشن نے مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ کا تختہ الٹنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں- مسلم لیگ (ن) اور اے این پی نے مل کر مسلم لیگ (ج) کو وزارت اعلیٰ کی پیشکش کی ہے-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ الطاف حسین جب تک باہر ہے زندہ رہے گا- پاکستان آیا تو مارا جائے گا-- وہ سرکاری بندہ ہے امریکہ میں ٹیکسی چلاتا تھا- یہاں ٹیکسی ڈرائیور کا بڑا استقبال ہوا- پیسے دیئے- ہتھیار لئے اس راہ پر گامزن ہونے میں مدد دی گئی-- مطلب سب حکمرانوں کا ایک ہی تھا-- جو بھی آیا لوٹ مار میں شامل ہو گیا- حساب تو ہو گا- گرین کارڈ اور فارن بینک اکاؤنٹ سے کوئی بھی بچ نہیں سکے گا انہوں نے کہا کہ اصل اسلام کچھ اور ہمارا اسلام کچھ اور ہے-- جنرل ضیاء الحق جو انڈر دی ٹیبل کر رہا تھا وہی بے نظیر بھٹو اوور دی ٹیبل کر رہی ہیں-- انہوں نے کہا کہ مالک مالک ہوتا ہے اور ملازم ملازم-- جنہوں نے نواز شریف کو سلیکٹ کیا انہوں نے ہی نکال دیا-- دوبارہ آنے کا چانس نہیں- سب نیلام ہو جائے گا- بھٹو نے ٹھگی کی بیٹی بھی کر رہی ہے-

○ مسلم لیگ (ن) کے رہنما مسٹر اعجاز الحق نے انکشاف کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کا ہمارے ساتھ مسلسل رابطہ ہے وہ اہم حکومتی امور پر ہمارے ساتھ صلاح و مشورہ کرتے ہیں- جیسے ہی مسلم لیگ (ج) اپنی غلطی تسلیم کرے گی تینوں مسلم لیگوں کا اتحاد ہو جائے گا-

○ عاشورہ کی رات کیولری گراؤنڈ لاہور میں ڈکیتی کے دوران ڈاکوؤں نے سابق میجر اور اس کے اہل خانہ کو باندھ کر ۲۲ لاکھ روپے لوٹ لئے- صوبائی دارالحکومت میں ڈکیتی کی کئی دیگر وارداتوں میں بھی نقدی اور زیورات لوٹ کئے گئے- کئی جگہ کاریں چھین لی گئیں-

○ پنجاب میں پی ڈی ایف کی حکومت کے معاملات کے متعلق کمیٹی کا وزیر اعظم کی صدارت میں اجلاس ہوا جس میں بعض بنیادی فیصلے کئے گئے- غیر مصدقہ خبر کے مطابق وزیر اعلیٰ سے صوابدیدی فنڈز کے اختیارات واپس لے کر پارٹی پوزیشن کے مطابق تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا- بلدیاتی الیکشن جماعتی بنیادوں پر کرانے کے لئے صوبائی وزیر بلدیات کو اختیارات دے دیئے گئے- نیو سوشل کنٹریکٹ کے مطابق مقامی حکومتیں قائم کی جائیں گی- اجلاس میں صوبے میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو نظرانداز کرنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا-

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم اب بھی حکومت کے ساتھ مذاکرات کے لئے تیار ہیں- ہماری طرف سے کوئی ٹکراؤ نہیں- ٹکراؤ کی پالیسی خود حکومت نے اختیار کر رکھی ہے- انہوں نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہم عدلیہ کے ایسے افراد کی ثالثی قبول کر سکتے ہیں جن کی جانبداری مشکوک نہ ہو- انہوں نے کہا کہ انہوں نے وزیر اعظم کے بیان کے خلاف اپنا احتجاج خیر سگالی کے جذبے کے تحت ملتوی کیا ہے-

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ ہم بھی ایم کیو ایم سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بات چیت کے لئے جو ٹیم تشکیل دی جائے اس کے پاس اختیارات بھی ہونا چاہئیں-

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے الزام لگایا ہے کہ امریکی ایجنسیاں دینی قوتوں کو لڑانے کا بہانہ ڈھونڈ رہی ہیں-

○ پاکستان کے لئے امریکی امداد بحال ہو گئی جبکہ بھارت کے لئے امریکی امداد بند ہو گئی ہے-

ضروری اعلان

○ ڈینٹل ڈاکٹرز کی ایک ٹیم لاہور سے ہر جمعہ مورخہ ۱۶-۶-۹۵ صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر تا اطلاع ثانی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا کر دانتوں کے مریضوں کا معائنہ و علاج کیا کرے گی-

ضرورتمند احباب سے گذارش ہے کہ وہ اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے- ۴۰ گرام ۵۰ روپے- ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ- گول بازار، ربوہ
فون نمبر- 04524-212434 فیکس:- 534

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انور گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائٹر: انور احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب مرحوم

اسلام آباد، لاہور، کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ ایچ پلازا الیف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون: 291578 291579

احمد انٹرنیشنل
فون: 211440 211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئر لائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج
ہر قسم کی رہائشی دکانات کاروباری جائیداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لین دین کیلئے تشریف لائیں
اقصیٰ مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

پتہ